پیر جماعت علی شاہ اور تحریک پاکستان

محمد صادق قصوری

مغلیہ سلطنت کے زوال پذیر ہوتے ہی فرنگی سامراج نے اپنا تسلط جما کر اسلامیان برصغیر کے قلب و جگر سے روح جہاد ختم کرنیکی مذموم کوششیں کیں۔ایک عرصہ تک علماء مشائخ اور عامتہ المسلمین خاموشی سے گزر اوقات کرتے رہے مگر بیسویں صدی کے شروع میں اسلام کے ایک بطل جلیل امیر ملت پیر سید حافظ محمد جماعت علی شاہ نقشبندی مجددی محدث علی پوری (۱۸۴۱ء۔ ۱۹۵۱ء) میدان جہاد میں آکھڑے ہوئے اور دوسرے علماء و مشائخ کو بھی حجروں سے نکال کر اسلام کے ازلی و ابدی دشمنوں کی مقاومت کی دعوت دی۔

امیر ملت کی زندگی حرکی تھی۔ حکیم الامت علامہ اقبالؒ (۱۸۷۷ء۔ ۱۹۳۸ء) نے ایک جگہ سلاسل طریقت کا تقابلی مطالعہ کرتے ہوئے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اسی "حرکیت پسندی" کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ سلسلہ مجاہدوں اور حریت پسندوں کا سلسلہ ہے۔امام ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی، حضرت خواجہ محمد معصوم، حضرت خواجہ سیف الدین، حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی، حضرت خواجہ عبدالاحد، حضرت مرزا مظہر جان جاناں، حضرت امیر ملت پیر سید محمد جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، اسی مبارک سلسلے کے اکابرین ہیں۔

حضرت امیر ملت کی حیات مبارک مذہبی، ملی اور سیاسی خدمات سے عبارت ہے۔آپ نے پاک و ہند میں مشرق سے لیکر مغرب تک اور جنوب سے شمال تک سفر کیا اور خوابیدہ قوم کو بیدار کیا۔ فتنہ ارتداد، شدھی تحریک، تحریک خلافت، تحریک ہجرت، تحریک آزادی کشمیر، تحریک علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، انجمن حمایت اسلام لاہور، تحریک مسجد شہید گنج لاہور، غرض برصغیر کی تمام مسلم مفاد کی تحریکوں میں بھرپور کردار ادا کیا۔تحریک پاکستان میں آپ کا کردار تاریخ کا ایک سنہری باب ہے اور نژاد نو کیلئے مشعل راہ۔

۱۹۰۶ء میں ڈھاکہ میں مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کیلئے آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا[۱] تو حضرت امیر ملت دامے درمے قلمے سخنے اور قدمے اس کی حمایت فرماتے رہے۔

اس کے بعد حضرت امیر ملتؒ نے اپنے صاحبزادگان، خلفاء اور مریدوں کو حکم دیا کہ وہ دل و جان سے مسلم لیگ کی حمایت کریں، رکنیت اختیار کریں اور قائداعظمؒ کے سپاہی بن کر مسلم لیگ کو مقبول عام جماعت بنادیں۔ تحریک پاکستان کے نامور سپاہی پیرزادہ محمد انور عزیز چشتی اپنے ایک انٹرویو میں بیان کرتے ہیں:۔

"۱۹۳۶ء میں میرے پیرومرشد امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ نے میرے والد صاحب کو مشورہ دیا اور ان سے اجازت طلب کی کہ وہ میری زندگی مسلم لیگ کیلئے مسٹر محمد علی جناح کے ایک سپاہی کی حیثیت سے "وقف" کرنا چاہتے ہیں۔ میرے والد صاحب نے میرے پیرومرشد کے مشورہ کو قبول کرلیا۔ اپریل ۱۹۳۶ء کی ایک گرم دوپہر کو جب آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس لاہور کے موچی دروازہ کے برکت علی محمڈن ہال میں منعقد ہو رہا تھا۔ میں نے میٹنگ کے وقفے کے دوران مسٹر محمد علی جناح کو اپنے پیرومرشد اور اپنے والد صاحب کے دو خطوط پیش کئے جن میں ان دونوں عظیم ہستیوں نے میرے لئے یہ تحریر کیا تھا کہ ہمارا یہ بیٹا بہت اچھا مقرر ہے، ہم نے اسکی زندگی مسلم لیگ کیلئے وقف کردی ہے، اسے اپنے سپاہیوں میں شامل فرمالیں۔ مسٹر محمد علی جناح نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور مولانا شوکت علی مرحوم سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ "یہ نوجوان ضلع منٹگمری (حال ساہیوال) میں ہمارا مجاہد اول ہے"[۲]۔

اوائل اپریل ۱۹۳۸ء میں حضرت امیر ملتؒ نے کوہاٹ، پشاور اور راولپنڈی کا دورہ فرمایا اور کانگرس کی پالیسی کی حقیقت اجاگر کرتے ہوئے مسلم لیگ کی تائید و حمایت میں مدلل تقریریں کیں۔ کوہاٹ میں مسلم لیگ کی بنیاد رکھنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے مسلمانوں کو آپس میں متفق ہو کر اسلامی جھنڈے تلے جمع ہونے کے لئے کہا کیونکہ ہندو مسلمان کا ہرگز خیرخواہ نہیں ہو سکتا تھا۔ آپ نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد پیدا کرے اور ایسے نام نہاد مسلمان (ہندو پرستوں) سے سچے مسلمانوں کو بچائے[۳]۔

۲۲ اپریل ۱۹۳۸ء کو جامع مسجد کلاں میانہ پورہ سیال کوٹ میں خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرماتے ہوئے حضرت امیر ملتؒ نے " حقانیت اسلام " کے موضوع پر ڈھائی گھنٹے کے ایمان افروز خطاب میں کہا: مسلمانو! آج ایک جھنڈا اسلامی ہے دوسرا کفر کا۔ تم کس جھنڈے کے سائے میں رہو گے۔ سب حاضرین نے متفقہ آواز سے کہا، اسلام کے جھنڈے کے سایے میں۔ پھر آپ نے کلمہ شہادت پڑھوا کر حاضرین سے وعدہ لیا اور سب حاضرین نے یک زبان ہو کر ہاتھ بلند کر کے وعدہ کیا کہ ہم کفر کے جھنڈے کے نیچے جا کر ان میں ہر گز شامل نہ ہوں گے بلکہ ان کے ساتھ شامل ہونے والوں سے کسی قسم کا برتاؤ نہ رکھیں گے، نہ ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور نہ ان کو اپنے قبرستان میں مرنے کے بعد دفن کریں گے [4]۔

۱۱ مئی ۱۹۳۸ء کو انجمن خدام الصوفیہ ہند، علی پور سیداں کے ۳۵ ویں سالانہ اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے حضرت امیر ملتؒ نے فرمایا کہ:۔

> ہندوستان کے تمام مسلمانوں کیلئے لازم ہے کہ وہ تمام کے تمام مسلم لیگ میں شامل ہوں۔ کیونکہ اس وقت کفر اور اسلام کی آپس میں جنگ ہے۔ ایک طرف کفر کا جھنڈا ہے اور دوسری طرف اسلامی پرچم ہے جو مسلم لیگ کا ہے۔ تمام مسلمانوں کے لئے لازم ہے بلکہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس وقت مسلمانوں کو بچانے کیلئے اور اسلامی شعائر کی حفاظت کیلئے تمام کے تمام مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں۔ [5]

۲۰ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو حضرت نے صوبہ سرحد کے مریدوں کو ایک خصوصی پیغام بھیجا کہ وہ مسلم لیگ میں شامل ہو کر آزادی کی منزل حاصل کرنے کیلئے اپنی تمام تر مساعی صرف کر دیں [6]۔ اس موقعہ پر حضرت امیر ملتؒ نے قائد اعظمؒ کی ملت اسلامیہ کیلئے گرانقدر خدمات اور مساعی جمیلہ کا اعتراف فرماتے ہوئے دعا کی کہ " اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب کرے اور انہیں زیادہ سے زیادہ اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے " [7]۔

دسمبر ۱۹۳۸ء میں حضرت امیر ملتؒ عازم حج ہوئے۔ حضرت امیر ملت کے مرید خاص پروفیسر ڈاکٹر سید ظفر الحسن (ف ۱۹۴۹ء) مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے آپ کے ارشاد پر اپنے شاگرد ڈاکٹر

افضال حسین قادری (ف ۱۹۷۴ء) کے تعاون سے ستمبر ۱۹۳۹ء میں ایک " سکیم مع چارٹ و نقشہ جات اور مقدمہ " بعنوان " ہندوستان کے مسلمانوں کا مسئلہ اور اس کا حل" مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے سامنے پیش کی جو " علی گڑھ پاکستان سکیم " کے نام سے موسوم ہوئی ۔ تحریک پاکستان کی تاریخ میں علی گڑھ سکیم ایک سنگ میل کا حکم رکھتی ہے ۔ اس سکیم کی تیاری کے سلسلے میں حضرت امیر ملت کے مشورہ پر ڈاکٹر سید ظفر الحسن (ف ۱۹۴۹ء) اور حکیم الامت علامہ اقبال (ف ۱۹۳۸ء) کے مابین کچھ عرصہ خط و کتابت بھی رہی اور بعض باتوں کی وضاحت کیلئے اپنے شاگرد خاص ڈاکٹر برہان احمد فاروقی کو بارہا حکیم الامت کی خدمت میں بھیجا۔ [8]

۱۹۳۹ء میں کانگرس صوبائی وزارتوں سے مستعفیٰ ہو گئی تو حضرت قائداعظمؒ نے ۲ دسمبر ۱۹۳۹ء کو مسلمانان ہند سے اپیل کی کہ وہ ۲۲ دسمبر ۱۹۳۹ء بروز جمعۃ المبارک "یوم نجات" منائیں اور بعد نماز جمعہ دو نفل شکرانہ کے ادا کریں ۔

حضرت امیر ملتؒ نے دربار عالیہ علی پور سیداں (سیال کوٹ) میں شایان شان "یوم نجات" منانے کا اہتمام فرمایا اور تاریخی مسجد نور میں کثیر جماعت کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد دو نفل شکرانہ ادا فرمائے اور حاضرین سے خطاب فرمایا اور "یوم نجات" کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد کیا کہ :۔

> دو جھنڈے ہیں ایک اسلام کا، دوسرا کفر کا ۔ مسلمانو! تم کون سے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہوگے ؟ سب نے بآواز بلند کہا کہ اسلام کے جھنڈے کے نیچے ۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ جو کفر کے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہوں گے ان میں سے اگر کوئی مر جائیگا تو کیا تم ان کے جنازہ کی نماز پڑھو گے ؟ سب نے انکار کیا ۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم اس کو مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کرو گے ؟ سب نے اقرار کیا کہ ہرگز نہیں ۔ پھر حضرت نے ارشاد کیا کہ اس وقت سیاسی میدان میں مسلم لیگ کا جھنڈا ہے ، ہم بھی مسلم لیگ کے ساتھ ہیں اور سب مسلمانوں کو مسلم لیگ میں شامل ہونا چاہئیے [9] ۔

۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو منٹو پارک (اب اقبال پارک) لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کا " اجلاس قرار

داد پاکستان" منعقد ہوا تو حضرت نے آل انڈیا سنی کانفرنس کی نمائندگی کیلئے مولانا عبدالحامد بدایونی (ف ۱۹۷۰ء) اور مولانا عبدالغفور ہزاروی (ف ۱۹۷۰ء) کو بھیجا۔ اول الذکر دونوں حضرات مسلم لیگ کے باقاعدہ رکن، مبلغ اور جانثار خادم تھے۔ اس موقعہ پر حضرت امیر ملتؒ نے ایک بیان جاری فرمایا کہ مسلم لیگ ہی ایک اسلامی جماعت ہے۔ مسلمانو! سب اسمیں شامل ہو جاؤ۔ اگر اس میں شامل نہ ہوگے تو اور کون سی جماعت ہے جو مسلمانوں کی ہمدرد ہو سکتی ہے کانگرس سے اس بات کی توقع رکھنا کہ وہ مسلمانوں کی حمایت کرے گی، فضول ہے۔"[۱۰]

حضرت امیر ملتؒ نے ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو قرارداد پاکستان کے مبارک موقع پر حسب ذیل تہنیتی تار ارسال فرما کر قائداعظمؒ کو اپنی بھرپور تائید و حمایت کا یقین دلایا۔ تار کا مضمون یہ تھا۔ "فقیر مع نو کروڑ جمیع اہل اسلام ہند، دل و جان سے آپ کے ساتھ ہے اور آپ کی کامیابی پر آپ کو مبارکباد دیتا ہے اور آپ کی ترقی مدارج کیلئے دعا کرتا ہے"[۱۱]۔

۲۶ جولائی ۱۹۴۳ء کو ظہر کے وقت خاکسار کارکن رفیق صابر (ساکن مزنگ لاہور) نے قائداعظمؒ پر قاتلانہ حملہ کیا۔ حملہ کی خبر اسی شام ریڈیو بمبئی نے نشر کی۔ حضرت امیر ملتؒ ان دنوں حیدرآباد دکن میں جلوہ افروز تھے۔ رات کو دس بجے کے قریب نواب بہادر یار جنگؒ (ف ۱۹۴۴ء) صدر آل انڈیا اسٹیٹس مسلم لیگ و صدر مجلس اتحاد المسلمین حیدرآباد دکن آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور یہ روح فرسا خبر سنائی۔ آپؒ نے فوراً رو بہ قبلہ ہو کر قائداعظمؒ کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر و کامیابی مقاصد کیلئے دعا مانگی۔ دوسرے دن آپ نے بقلم خاص قائداعظمؒ کے نام ہمدردی و مزاج پرسی کے طور پر ایک مکتوب تحریر فرمایا۔ نواب بہادر یار جنگؒ دوبارہ حاضر ہوئے تو آپ نے اپنا مکتوب ان کو سنایا اور نواب صاحب [illegible] کا انگریزی ترجمہ ٹائپ کرا کے اصل تحریر کو اس کے ساتھ منسلک فرمایا اس کے علاوہ ایک [illegible] تحریر ایک مخملی جانماز، ایک تسبیح، ایک شال، ایک زمزمی آب زمزم اور دیگر [illegible] مصطفیٰ علی خانؒ (ف ۱۹۷۴ء) (خلیفہ امیر ملتؒ و سابق ڈی ایس پی بنگلور) قائداعظمؒ کو روانہ فرمائیں۔

حضرت امیر ملت قدس سرہ نے اپنے مکتوب گرامی میں سلام و دعاء کے بعد تحریر فرمایا تھا کہ:۔

قوم نے مجھے امیر ملت مقرر کیا ہے اور پاکستان کیلئے جو کوشش آپ کر رہے ہیں، وہ میرا کام ہے لیکن میں اب سو سال سے زیادہ عمر کا ضعیف و ناتواں شخص ہوں۔ میرا بوجھ جو آپ پر پڑا ہے اس میں امداد کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں، آپ مطمئن رہیں۔ نمرود کی دشمنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کی، فرعون کی دشمنی حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے دین کی، ابو جہل کی دشمنی ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی ترقی کا باعث ہوئی ہے۔ اب جو یہ حملہ آپ پر ہوا ہے، آپ کی کامیابی کیلئے فال نیک ہے۔ آپ کو میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ آپ کو حصول مقصد میں خواہ کتنی ہی دشواریوں کا سامنا ہو، آپ بالکل پرواہ نہ کریں اور پیچھے نہ ہٹیں، جس شخص کو اللہ کامیاب فرمانا چاہتا ہے، اس کے دشمن پیدا کر دیتا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دشمنوں کو ذلیل و خوار کرے۔ میں اور میرے تمام یاران طریقت آپ کے معاون و مددگار رہیں گے۔ آپ بھی عہد کریں کہ اپنے مقصد سے ذرہ بھر نہیں ہٹیں گے۔[۱۲]

بخشی صاحبؒ جب حضرت امیر ملت قدس سرہ کا مکتوب گرامی لے جا کر جانے لگے تو نواب بہادر یار جنگؒ بھی تشریف لے آئے اور بخشی صاحبؒ کو اپنی طرف سے حضرت قائداعظم کے نام مندرجہ ذیل خط دیا۔[۱۳]

حیدرآباد دکن

۱۳ اگست ۱۹۴۳ء

مائی ڈیر مسٹر جناح

حامل رقعہ ہذا خان بہادر بخشی مصطفیٰ علی خاں، امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری کے پیغامبر ہیں جنکے پورے ہندوستان میں لاکھوں مرید اور جاں نثار موجود ہیں۔ وہ (مفتی) کفایت اللہ (دہلوی دیوبندی)، (مولانا) احمد سعید (دہلوی دیوبندی) اور مولانا حسین احمد مدنی (دیوبندی) کے گروہ سے تعلق نہیں رکھتے، بلکہ انہوں نے ہمیشہ خود کو ہر قسم کے سیاسی جوڑ توڑ سے بالاتر رکھا ہے اور صرف اپنے مذہبی تشخص و تبلیغ اسلام پر نظر رکھی ہے۔ مجھے جب بھی ان سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، میں نے ان کو آپ کا مداح اور قدر شناس پایا۔ وہ آپ کیلئے بڑے نیک خیالات رکھتے ہیں۔ آپ پر قاتلانہ حملے کی مذمت کے

ضمن میں ان کے اخباری بیان نے ان کے مریدوں پر گہرے اثرات مرتب کئے ہیں جن میں اعلیٰ حیثیت اور اثر و رسوخ والے اشخاص شامل ہیں۔ امیر ملتؒ نے اپنے پیغامبر کے ذریعہ آپ کیلئے ایک خط اور کچھ تحائف بھی ارسال کئے ہیں۔ ان تحائف میں قرآن حکیم کا ایک قلمی نسخہ بھی ہے جو یمن میں تیار ہونے والے کپڑے پر مدینہ طیبہ میں لکھا گیا ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند تھا۔

میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ان کے پیغامبر کو چند منٹ کیلئے ملاقات کا وقت دے دیں اور پیر صاحب کو جواباً ستائش و تشکر کا خط لکھ دیں۔ یہ اقدام اس محترم شخصیت کی حوصلہ افزائی اور اخلاص کیلئے بڑا سود مند ہوگا۔

میں آپ کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کیلئے دعاگو ہوں۔

آپ کا مخلص ترین

محمد بہادر خاں

بخشی صاحب، خط اور تحائف لیکر بمبئی گئے۔ قائداعظم کی فرودگاہ پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ ڈاکٹروں نے ملاقات پر قدغن لگا رکھی ہے۔ وہ فاطمہ جناح سے ملکر خط اور تحائف ان کے سپرد کر آئے اور واپس آکر تفصیل اور خیریت مزاج سے حضرت امیر ملتؒ کو مطلع کیا۔ چند روز بعد (۱۱ اگست ۱۹۴۳ء کا لکھا ہوا) قائداعظم کا خط آیا جس میں انہوں نے سلام و دعا کے بعد لکھا تھا۔[۱۴]

جب آپ جیسے بزرگوں کی دعا میرے شامل حال ہے تو میں اپنے مقصد میں ابھی سے کامیاب ہوں اور آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میری راہ میں کتنی ہی تکلیفیں کیوں نہ آئیں، میں اپنے مقصد سے کبھی پیچھے نہ ہٹوں گا۔ آپ نے قرآن شریف اس لئے عنائت فرمایا ہے کہ میں مسلمانوں کا لیڈر ہوں، جب تک قرآن شریف اور دین کا علم نہ ہو، کیا لیڈری کر سکتا ہوں! میں وعدہ کرتا ہوں کہ قرآن شریف پڑھوں گا۔ انگریزی ترجمے میں نے منگوا لئے ہیں، ایسے عالم کی تلاش میں ہوں جو مجھے انگریزی میں قرآن پاک کی تعلیم دے سکے۔ جانماز آپ نے اس لیے عطا کی ہے کہ جب میں اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں مانتا تو مخلوق میرا حکم کیونکر مانے گی؟ میں وعدہ کرتا ہوں کہ نماز پڑھوں گا۔ تسبیح آپ نے اس لیے ارسال کی ہے کہ میں اسپر درود شریف پڑھا کروں۔ جو شخص اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت طلب نہیں کرتا،

اسپر اللہ تعالی کی رحمت کیسے نازل ہو سکتی ہے، میں اس ارشاد کی تعمیل بھی کروں گا۔

جب قائداعظمؒ کا مکتوب حضرت امیر ملتؒ کو پڑھ کر سنایا گیا تو آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ:۔

میں حیدر آباد دکن میں بیٹھا ہوں اور جناح صاحب بمبئی میں ہیں۔ لتنے بعد مسافت پر ان کو میرے مافی الضمیر کی کیسے خبر ہو گئی۔ درآنحالیکہ میں نے اس کا تذکرہ بھی نہیں کیا ہے۔ بے شک جناح صاحب تو ولی اللہ ہیں کہ انہوں نے میرے دل کی بات جان لی۔

نواب بہادر یار جنگؒ کے خط کے جواب میں قائداعظمؒ نے یہ خط لکھا[۱۵]۔

۱۱ اگست ۱۹۴۳ء

ڈیر نواب بہادر یار جنگ

مجھے پیر صاحب کا خط ملا اور میں بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے قرآن شریف کا ایک نسخہ، مدینے کی بنی ہوئی جانماز، تسبیح اور زمزم اپنے پیغامبر خان بہادر بخشی مصطفیٰ علی خاں کے ہاتھ ارسال کیا۔ میں امیر ملت پیر جماعت علی شاہ صاحب کے نام اپنا خط منسلک کر رہا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ اس کو ان کے صحیح پتہ پر ارسال کر دیں گے۔ میں طبیعت کی ناسازی کی بنا پر ان کے پیغامبر کو خوش آمدید نہ کہہ سکا۔ البتہ مس جناح نے ان کا استقبال کیا اور تحائف وصول کیے۔ میں تیزی سے صحت یاب ہو رہا ہوں۔ تشویش کی ضرورت نہیں ہے۔ بہت جلد صحت یاب ہو جاؤں گا۔ مس جناح اور میرا سلام قبول ہو۔

آپ کا پر خلوص

ایم اے جناح

۱۹۴۴ء میں حضرت امیر ملتؒ نے ضلع ہوشیار پور (حال مشرقی پنجاب، انڈیا) کا دورہ کر کے مسلم لیگ کے پیغام کو عام کیا۔ ایک جلسے کی روئداد مولانا شاہ محمد جعفر پھلواروی سے سنئیے:۔

۱۹۴۴ء میں قبلہ پیر جماعت علی شاہؒ کی زیر صدارت دسوہہ (ضلع ہوشیار پور) میں بہت بڑا جلسہ تھا جس میں مجھ کو بہ نظر محبت مدعو کیا گیا۔ میں نے معذرت لکھ بھیجی کہ حالات کے پیش نظر نہیں پہنچ پاؤں گا۔ یکایک ایکدن پہلے تار ملا کہ دسوہہ کے جلسے میں پہنچو۔ یہ تار قبلہ

پیر جماعت علی شاہ کی طرف سے تھا جس کے بعد میرے لیے انکار کی گنجائش نہ رہی لہذا میں حاضر ہوا۔ یہ جلسہ بہت ہی کامیاب اور کامران ہوا۔ حضرت قبلہ پیر جماعت علی شاہ نے مسلم لیگ کی اہمیت اور پاکستان کے موضوع پر باثر اور دل کی گہرائیوں میں اتر جانے والی تقریر فرمائی ہندوؤں کی مکاری اور انگریز کے خلاف جو مسلمانوں کے مقابلے میں آریہ سماجی، ہندوؤں اور برہمنوں کی حوصلہ افزائی کرتے تھے، کے متعلق وضاحت سے تقریریں فرمائیں۔[۱۶]

جون ۱۹۴۴ء میں حضرت امیر ملت، سری نگر (کشمیر) میں تشریف فرما تھے۔ قائد ملت چوہدری غلام عباس (ف ۱۹۶۷ء) جو آپ کے مرید صادق تھے، قائد اعظم کو ساتھ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے قائد اعظمؒ کی پر تکلف دعوت کی اور انواع واقسام کے ۴۵ کھانے دستر خوان پر چنے گئے اور کشمیری رواج کے مطابق آخر میں گشتاپہ یا گشتابہ نامی کھانا پیش کیا گیا، اس کیلئے گوشت کو میٹھے میں پکایا جاتا ہے۔ دعوت کے اختتام پر حضرت امیر ملتؒ نے قائد اعظمؒ کو تحائف مرحمت فرمائے اور کامیابی وکامرانی کی دعا فرمائی۔[۱۷] اس دعوت کی تفصیل مشہور کشمیری مورخ اور صحافی کلیم اختر بیان کرتے ہیں۔

> ۱۹۴۴ء میں حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ سرینگر میں تھے۔ آپ کا قیام ہاؤس بوٹ میں تھا۔ جموں اور سرینگر میں حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحبؒ کے ہزاروں مریدین تھے۔ جموں میں قاضی خاندان ان سے بیعت تھا، جموں تشریف لاتے تو قاضی امیر الدین صاحب مرحوم والد ماجد قاضی شمس الدین مرحوم اور قاضی ظہور الدین (ریٹائرڈ) ڈپٹی ڈائریکٹر انڈسٹریز پنجاب کے ہاں قیام فرماتے۔ چوہدری غلام عباس مرحوم کو بھی ان سے عقیدت و محبت تھی۔ میرے تایا ماسٹر غلام حیدر مرحوم سابق ہیڈ ماسٹر، حضرت صاحب کے مرید تھے۔
>
> سرینگر میں ۱۹۴۴ء میں حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحبؒ نے قائد اعظم محمد علی جناح کے اعزاز میں نشاط باغ میں دوپہر کے کھانے کی ایک بہت بڑی دعوت دی۔ یہ دعوت فرشی تھی، سبزہ زار پر قالین بچھائے گئے اور گاؤ تکیے لگائے گئے اور قائد اعظم محمد علی جناح نے بھی سب کے ساتھ فرش پر بیٹھ کر کھانا کھایا۔ حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحبؒ کی اس دعوت میں سرینگر کے معززین کے علاوہ ان کے مریدوں کی ایک خاصی تعداد موجود تھی۔ قائد اعظم

محمد علی جناح نے حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحبؒ اور ان کے رفقاء کار سے بات چیت کی۔

اس مجلس کی ایک بات بہت مشہور ہوئی کہ دعوت کے خاتمہ پر حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحبؒ کے ایک مرید نے ایک ڈبہ حضرت صاحبؒ کی خدمت میں پیش کیا جسے انہوں نے کھولا اور اس میں سے ایک سگار نکال کر قائداعظم محمد علی جناح کو پیش کیا۔ جسے انہوں نے لیا اور سلگا لیا۔ بعد میں حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحبؒ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ جیسے ممتاز اور عظیم عالم دین نے سگار کیوں پینے کیلئے دیا۔

آپ نے فرمایا۔ "آپ لوگ اس انسان کی قدر و قیمت سے ناواقف ہیں۔ یہ کھانے کے بعد سگار پیتے ہیں اور میرے مہمان ہیں۔ میری نظروں میں اس کا درجہ ولی سے کم نہیں ہے"۔

یہ جواب سن کر سوال کرنے والا خاموش ہو گیا اور اس موقع پر حضرت پیر صاحب نے لوگوں کو تحریک پاکستان میں شمولیت کی دعوت بھی دی اور تلقین بھی کی۔ [۱۸]

دعوت سے فارغ ہو کر حضرت امیر ملتؒ نے قائداعظمؒ کی کامیابی کی پیش گوئی کی۔

تحریک پاکستان کے نامور کارکن پیرزادہ محمد انور عزیز چشتی اس دعوت کی تفصیل کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

۱۹۴۴ء ہی میں سیالکوٹ کے بعد قائداعظمؒ، کشمیر تشریف لے گئے۔ وہاں ان دنوں میرے پیر و مرشد حضرت امیر ملت سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری (رحمتہ اللہ علیہ) بھی سرینگر میں تشریف فرما تھے۔ جب حضرت صاحب کو حضرت قائداعظم کی تشریف آوری کا علم ہوا تو آپ نے اپنے صاحبزادے حضرت سید نور حسین شاہ صاحب کو اپنے مریدان خاص الحاج الہ ودھایا لائیل پوری اور الحاج غلام جیلانی (جیلانی ٹینٹ سروس، راوی روڈ، لاہور) کے ہمراہ دعوت عصرانہ کی دعوت دینے کیلئے بھیجا۔ قائداعظمؒ نے بخوشی حضرت امیر ملتؒ کی دعوت قبول

فرمائی ۔آپ جب دعوت میں شرکت کیلئے پہنچے تو ہمارے حضرت صاحب نے تمام مریدین اور معتقدین کے ہمراہ کھڑے ہو کر قائداعظمؒ کا استقبال کیا اور انتہائی محبت اور خلوص کے ساتھ قائداعظمؒ کو اپنے ساتھ بٹھایا۔

دعوت کے اختتام پر قائداعظمؒ نے آپ سے مسلم لیگ کی کامیابی اور قیام پاکستان کے لئے دعا کی درخواست کی، جس پر آپ نے انتہائی خضوع و خشوع کے ساتھ مسلم لیگ کی کامیابی اور قیام پاکستان کیلئے دعا فرمائی اور ساتھ ہی قائداعظمؒ کی درازی عمر اور صحت کیلئے خصوصی دعاء بھی فرمائی اور اپنے ہاتھ سے قائداعظمؒ کو ایک نہایت قیمتی سگار کا تحفہ پیش کیا، حالانکہ حضرت صاحبؒ کی محفل میں کوئی شخص بھی سگریٹ تک بھی نہیں پی سکتا تھا۔

۱۹۴۶ء کا ایک واقعہ رئیس الاحرار مولانا حسرت موہانیؒ (ف ۱۹۵۱ء) بیان فرماتے ہیں۔

ایک روز وہ نماز فجر پڑھ کر علی الصبح اس نیت سے قائداعظم کی رہائش گاہ پر پہنچے کہ اس وقت قائداعظمؒ تنہا اور فارغ ہوں گے اور ان سے خوب دلجمعی سے بات چیت ہو سکے گی۔ چنانچہ وہ منہ اندھیرے وہاں پہنچے تو خادم نے مولانا کو ڈرائینگ روم میں بٹھا دیا اور خود قائداعظمؒ کو اطلاع دینے کیلئے اندر چلا گیا۔ وہاں بیٹھے بیٹھے مولانا کی نظر ایک اندرونی دروازے پر پڑی جو ساتھ کے کمرے میں کھلتا تھا اور اس وقت اس پر پردہ لٹک رہا تھا۔ مولانا اپنی جگہ سے اٹھے اور اس دروازے کا پردہ اٹھا کر دوسرے کمرے میں یہ دیکھنے کیلئے کہ وہاں کون ہے اندر جھانکنے لگے۔ اندر بتی جل رہی تھی اور کمرے کے ایک کونے میں کوئی صاحب جائے نماز بچھائے قبلہ رو اپنے معبود کے روبرو سجدہ ریز تھے۔ حالت سجدہ میں پڑا جسم یوں لرز رہا تھا جیسے شدید گریہ طاری ہو۔

مولانا حسرت موہانیؒ کا کہنا ہے کہ وہ صاحب محمد علی جناح تھے جو سجدہ میں خالق کائنات سے فریاد کناں تھے"۔

اواخر جون ۱۹۴۵ء میں حضرت امیر ملتؒ نے تحریک پاکستان کی حمایت میں ایک زبردست

بیان جاری فرمایا جس کا عنوان "تحریک پاکستان اور صوفیاء کرام" تھا۔ اس بیان کا مرکزی نقطہ یہ تھا کہ محمد علی جناح ہمارا بہترین وکیل ہے اور مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے لہٰذا سب مسلمان قیام پاکستان کی جدوجہد میں شریک ہوں۔

آپ کے اس بیان کی تائید سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ گورداسپور، حضرت پیر سید محمد فضل شاہ (ف ۱۹۶۶ء) امیر حزب اللہ جلالپور شریف ضلع جہلم، حضرت میاں علی محمد سجادہ نشین بسی شریف (ف ۱۹۷۵ء)، حضرت خواجہ غلام سدید الدین سجادہ نشین تونسہ شریف (ف ۱۹۶۰ء) اور حضرت سید محمد حسین سجادہ نشین سکھوچک ضلع گورداسپور ف ۱۹۷۸ء) و دیگر مشائخ عظام نے کی [۲۰]۔ آپ نے پنجاب مسلم لیگ کے عام اجلاس منعقدہ لاہور کی صدارت فرماتے ہوئے ارشاد کیا:۔

> دو قومی نظریہ سب سے پہلے سرسید رحمۃ اللہ علیہ نے پیش کیا اور اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کلام کے ذریعے قوم کو متاثر کیا، اب قائد اعظم نے اسی دو قومی نظریے کے بار آور ہونے کیلئے مسلمانوں کا علیحدہ وطن قائم کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ ہر شخص اپنے مقدمے کی پیروی کیلئے قابل و تجربہ کار وکیل تلاش کرتا ہے، بلا تمیز غیرے کہ وہ وکیل ہندو ہے یا مسلمان یا عیسائی۔ اب ہمارا مقدمہ انگریز اور ہندو کے ساتھ ہے، مسلمانوں نے قائداعظم کو اس مقدمے کا وکیل بنا لیا ہے اور ان کی ذات پر کیچڑ اچھالنا اور رکیک و سوقیانہ حملے کرنا کیا معنی؟ ماسوائے ذاتی کدورت و حسد کے۔ یہ تو ایک اصول کی بات تھی، اب رہی میری عقیدت، اگر میں چراغ لیکر بھی ڈھونڈوں تو مجھے ہندوستان میں ایک بھی جناح صاحب ایسا ایمان والا مسلمان نظر نہیں آتا جو اسلام کی خدمت ایسی بجالا رہا ہو"۔ [۲۱]

اس کے بعد حضرت امیر ملتؒ نے قائداعظم اور تحریک پاکستان کی تائید و حمایت کیلئے پیرانہ سالی کے باوجود طوفانی دوروں کا سلسلہ شروع فرمایا۔ اوائل ستمبر ۱۹۴۵ء مین رہتک (حال انڈیا) کا دو روزہ دورہ فرمایا اور حسب سابق شہری و ضلع مسلم لیگ کے سیکرٹری مالیات صاحبزادہ اختر علی صدیقی کو شرف میزبانی بخشی اور قلعہ میں ان کے دیوان خانہ میں قیام فرمایا۔ رات کو ایک عظیم الشان جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد کیا کہ:۔

مسلمانو! دو جھنڈے ہیں ایک اسلام کا اور دوسرا کفر کا۔ بتاؤ تم اسلام کے جھنڈے کے نیچے

جاؤ گے یا کفر کے ۔ مسلم لیگ کا جھنڈا اسلام کا جھنڈا ہے اور کانگرس کا جھنڈا کفر کا جھنڈا ہے ۔ اب تم خود فیصلہ کرو کہ تم کس جھنڈے کے نیچے رہو گے ؟

حاضرین نے باواز بلند کہا کہ ہم مسلم لیگ کے ساتھ ہیں اور اسلام کے جھنڈے کے نیچے رہیں گے ۔ پھر آپ نے مسلم لیگ کے عہدیدار مقرر کئے ۔ راؤ خورشید علی، چوہدری حسین علی اور محبوب الہیٰ وغیرہ وغیرہ [۲۲]

۱۴ تا ۱۶ ستمبر ۱۹۴۵ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور کے سالانہ اجلاس کے موقع پر ہندوستان و پنجاب کے اکابر علماء اہلسنت و جماعت تشریف لائے ۔ اجلاس کی صدارت حضرت امیر ملتؒ نے فرمائی ۔

اس موقعہ پر صوبائی سنی کانفرنس (پنجاب) کا قیام عمل میں لایا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ کانگرس، احرار، خاکسار اور یونینسٹ ہرگز ہرگز مسلمانوں کی نمائندہ جماعتیں نہیں ہیں ۔ کانگرس مشرکین و مرتدین کی جماعت ہے اور اسلام اور مسلمانوں کی بدترین دشمن ہے ۔ اس سے یہ ہرگز توقع نہیں کہ یہ مسلمانوں کے حقوق کی نمائندگی کر سکے ۔ لہذا مسلمانوں کو اپنا قیمتی ووٹ کانگرس کو دینا حرام ہے ۔ اور احرار، خاکسار اور یونینسٹ وغیرہ نہرو کے زرخرید غلام ہیں ۔ انہیں مسلمانوں کی نمائندگی کا کوئی حق نہیں ہے ۔ [۲۳]

۲۱ ستمبر ۱۹۴۵ء کو سہ روزہ "الامان" دہلی میں حضرت امیر ملتؒ کا ایک بیان شائع ہوا جس میں مسلمانوں سے اپیل کی گئی تھی کہ "وہ مسلم لیگ کے امیدوار کو ووٹ دیں" ۔ اپیل کے آخر میں حضرت اقدسؒ نے فرمایا کہ "خدا مسٹر جناح کی عمر دراز کرے جو ہندوستان کے مسلمانوں کے واحد لیڈر اور واقعی قائداعظم ہیں" ۔ [۲۴]

۲۸ ستمبر ۱۹۴۵ء کو روزنامہ "خلافت" بمبئی میں جمعیت علماء اسلام کلکتہ کی طرف سے مسلم لیگ کی تائید و حمایت میں علماء و مشائخ کا ایک مشترکہ بیان چھپا جس میں حضرت امیر ملت قدس سرہ کا اسم گرامی سرفہرست تھا اور دیگر حضرات میں مولانا حسرت موہانیؒ (ف ۱۹۵۱ء) ، خواجہ حسن نظامی دہلوی (ف ۱۹۵۵ء) ، مولانا محمد بخش مسلم (ف ۱۹۸۷ء) اور مولانا ظفر علی خاں (ف ۱۹۵۶ء)

وغیرہ شامل تھے۔[۲۵]

اواخر ستمبر ۱۹۴۵ء میں حضرت امیر ملتؒ نے ایک بیان میں ارشاد فرمایا:۔

اس بنا پر فقیر جمیع مسلمانان ہند سے اپیل کرتا ہے کہ جس طرح فقیر نے شملہ کانفرنس کے موقعہ پر اعلان کیا تھا کہ مسلم لیگ ہی مسلمانان ہند کی واحد سیاسی جماعت ہے۔ اب چونکہ جدید انتخابات ہونے والے ہیں۔ اس موقع پر جیسا کہ قائد اعظم محمد علی جناح صاحب نے مسلمانان ہند سے یہ اپیل کی ہے کہ ہر ایک مسلمانوں کو مسلم لیگ کے امیدوار کو ووٹ دینا چاہیئے اور اپنی حیثیت سے زیادہ چندہ دینا چاہیئے۔ فقیر بحیثیت امیر ملتؒ، قائد اعظم کی اس اپیل کی پرزور تائید کرتا ہے کہ اس موقع پر ہر طرح سے مسلم لیگ کی امداد کریں اور میرے متوسلین انشاء اللہ تعالی مسلم لیگ کی امداد کرتے رہیں گے۔[۲۶]

آپ نے تمام علمائے دین اور مشائخ عظام کو خاص طور پر توجہ دلائی کہ اب گوشہ نشینی چھوڑ کر میدان عمل میں آئیں اور اپنا فرض ادا کریں۔ چنانچہ اطراف و اکناف سے آپکو خطوط اور تاروں کے ذریعے تعاون عمل کے پیغامات موصول ہوئے۔ حضرت پیر صاحب مانکی شریف (پیر امین الحسنات ف ۱۹۶۰ء) خود بہ نفس نفیس علی پور شریف حاضر ہوئے اور غیر مشروط طور پر اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے عرض کیا "میں حاضر ہو گیا ہوں، اب جو حکم ہو گا تعمیل کروں گا"۔

آپ نے فرمایا:۔

اب دین اور ملت کی خدمت کی ضرورت ہے، یہ کام جو جناح صاحب کر رہے ہیں، ہم سب کا ہے، آپ بھی ان کی اعانت فرمائیں۔[۲۷]

حضرت امیر ملت قدس سرہ کے ارشاد کی تعمیل میں حضرت پیر صاحب مانکی شریف نے ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو مانکی شریف تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور میں برصغیر کے نامور علماء و مشائخ کی کانفرنس بلائی تاکہ صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کے کام کو تیز تر کیا جائے۔ یہ کانفرنس رات کو حضرت پیر معصوم بادشاہ فاروقی نقشبندی مجددی سجادہ نشین چورہ شریف ضلع اٹک (ف ۱۹۵۷ء) کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں حضرت امیر ملت قدس سرہ کو خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا۔

علاوہ ازیں صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی (ف ۱۹۴۸ء) ، فخر ملت مولانا عبدالحامد بدایونی پیر صاحب تونسہ شریف خواجہ غلام سدید الدین (ف پیر محمد عبداللطیف زکوڑی شریف (ف ۱۹۷۸) اور حاجی فضل حق پیر صاحب کاربوغہ شریف جیسے پانچ صد جید علماء مشائخ نے شرکت فرمائی حضرت امیر ملتؒ نے اپنے روح پرور خطاب میں قائداعظمؒ اور مسلم لیگ کی زبردست حمایت فرمائی۔ تمام حاضرین نے تحریک پاکستان کی تائید و حمایت میں تن من دھن کی بازی لگانے کا عہد کیا۔[۲۸]

۲۶ تا ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو انجمن تبلیغ الاحناف امرتسر کے زیر اہتمام جامع مسجد میاں جان محمد مرحوم میں حضرت امیر ملت قدس سرہ کی زیر سرپرستی وزیر صدارت عرس حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی سالانہ تقریب بڑے تزک و احتشام سے منعقد ہوئی۔ متحدہ ہندوستان کے جلیل القدر علماء و مشائخ نے اس سہ روزہ جلسے میں شرکت کی۔ ۲۸ اکتوبر کے اجلاس میں حضرت امیر ملتؒ بہ نفس نفیس رونق افروز ہوئے اور پیرانہ سالی کے باوجود مسلسل دو گھنٹے پاکستان اور مسلم لیگ کے متعلق پرجوش الفاظ میں تقریر فرمائی۔ امرتسر، احرار کا گڑھ شمار ہوتا تھا مگر اب گلی گلی، کوچے کوچے میں "مسلم لیگ زندہ باد" اور "امیر ملت زندہ باد" کے نعرے گونج رہے تھے۔

یاد رہے کہ اس سہ روزہ تقریب میں حضرت صاحبزادہ سید انور حسین علی پوری (ف ۱۹۷۲ء) ، صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی (ف ۱۹۴۸ء) ، حضرت قبلہ سید محمد محدث کچھوچھوی (ف ۱۹۶۱ء) ، خطیب بے مثل سید محمود شاہ گجراتی (ف ۱۹۸۷ء) ، شیخ القران علامہ عبدالغفور ہزاروی (ف ۱۹۷۰ء) ، مولانا محمد شریف کوٹلوی (ف ۱۹۵۱ء) ، اور مولانا محمد بشیر کوٹلوی نے بھی مسلم لیگ اور تحریک پاکستان کی پرزور حمایت میں تقریریں کیں۔[۲۹]

عرس مبارک کی تقریب اختتام کو پہنچی تو حضرت امیر ملتؒ نے ضلع امرتسر کا دورہ فرمایا آپ کے ساتھ صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی، حضرت محدث کچھوچھویؒ اور سید بوٹے شاہ رنداسی (ف ۱۹۴۷ء) بھی تھے۔ یہ نورانی قافلہ جدھر سے بھی گزرتا، "لوگ نعرہ تکبیر و رسالت" کے بعد "امیر ملت زندہ باد"، "قائداعظم زندہ باد" اور "مسلم لیگ زندہ باد" کے فلک شگاف نعرے لگاتے۔

اس دورہ کے بعد کانگرس یا دوسری نیم کانگرسی جماعتوں کا کوئی جلسہ کامیاب نہ ہو سکا اور مشرقی پنجاب کی فضا "مسلم ہے تو مسلم لیگ میں آ" کے نعروں سے گونجنے لگی۔[۳۰]

۳۰ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو روزنامہ "وحدت" دہلی کے صفحہ ۳ کالم ۳ پر مسلم لیگ کی حمایت میں حضرت امیر ملت قدس سرہ کا ایک تہلکہ خیز بیان شائع ہوا۔ حضرت نے فرمایا کہ:۔

> ہندوستان بھر میں صرف مسلم لیگ ہی ایسی جماعت ہے جو بالکل صحیح طور پر مسلمانان ہند کے حقوق کی حفاظت کر رہی ہے۔ اس لئے مسلم لیگ کی ہر ممکن امداد کر کے اس کو کامیاب بنانا ہر مسلمان کا فرض اولین ہے اور جو لوگ مسلم لیگ کی مخالفت کر رہے ہیں، وہ دشمنان اسلام ہیں۔ اس لیے اہل اسلام کیلئے لازم ہے کہ وہ مخالفین مسلم لیگ کے نہ تو جنازوں میں شامل ہوں اور نہ ان کے مردوں کو اپنے قبرستان میں دفن کرنے دیں۔[۳۱]

اس بیان کو بعد میں گجراتی زبان کے روزنامہ "وطن" بمبئی نے بھی اپنی اشاعت ۶ نومبر ۱۹۴۵ء صفحہ ۵ پر شائع کیا۔ یوں حضرت امیر ملتؒ کے یہ زریں ارشادات ہندوستان کے کونے کونے میں پہنچ گئے۔

۲ نومبر ۱۹۴۵ء کو جامع مسجد میاں جان محمد مرحوم امرتسر شہر میں ایک عظیم الشان سنی کانفرنس زیر صدارت حضرت امیر ملتؒ منعقد ہوئی۔ صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی نے مسلم لیگ اور پاکستان کی حمایت میں ایک ہنگامہ خیز تقریر کی۔ ان کے علاوہ حضرت صاحبزادہ سید انور حسین علی پوریؒ اور صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتیؒ نے بھی تحریک پاکستان کی حمایت میں تقریریں کیں۔ حضرت امیر ملتؒ نے مسلسل دو گھنٹے تک مسلم لیگ اور پاکستان کی حمایت میں پرجوش صدارتی خطاب فرمایا۔[۳۲]

۲۴ نومبر ۱۹۴۵ء کو پیر صاحب مانکی شریفؒ نے مانکی شریف ضلع پشاور میں قائد اعظمؒ کی ایک شاندار دعوت کی اور ایک عظیم الشان جلسہ کا انعقاد فرمایا۔ حضرت امیر ملتؒ کو صدارت کیلئے دعوت دی لیکن آپ ناسازی طبع کے باعث تشریف نہ لیجا سکے اور اپنے فرزند اکبر پیر سید حافظ محمد حسین شاہ صاحبؒ (ف ۱۹۶۱ء) کو قائد اعظمؒ کے لیے سونے کا ایک تمغہ، تین سو روپے کی تھیلی اور

کئی دوسرے تحائف دیکر بھیجا۔ پیر صاحب مانکی شریفؒ نے ان کی بڑی عزت افزائی کی اور جلسہ کی صدارت انہیں کے سپرد کی۔ جب قائداعظم تشریف لائے تو شاہ صاحب نے امیر ملتؒ کے مرسلہ تحائف ان کی خدمت میں پیش کیے۔ قائداعظم نے مسکرا کر شکریہ ادا کیا اور بیٹھ گئے۔[۳۳]

نومبر ۱۹۴۵ء کے آخر میں مسلم لیگی امیدواروں کی حمایت میں امیر ملتؒ کا ایک اور بیان شائع ہوا جس میں حضرتؒ نے مسلم لیگی امیدواروں کی حمایت اور مسلم لیگ کیلئے حیثیت سے بڑھ کر چندہ دینے کی پرزور تاکید فرمائی۔[۳۴]

اوائل دسمبر ۱۹۴۵ء میں پنجاب کے نامور صوفی بزرگوں نے مسلم لیگ کی حمایت میں ایک اعلان جاری فرمایا۔ حضرت امیر ملت نے اس موقعہ پر بھی یہی فرمایا۔ جو مسلم لیگ میں شامل نہ ہو اور مر جائے تو ان کے مرید ایسے شخص کا جنازہ بھی نہ پڑھیں۔[۳۵]

۴۵۔۱۹۴۶ء کے انتخابات کے سلسلے میں حضرت امیر ملتؒ نے ایک تاریخی بیان جاری فرمایا جو حرف بحرف نقل کرنے کے لائق ہے۔

> اللہ تعالی کا فضل و احسان ہے کہ ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں نے فقیر کو امیر ملت تسلیم کر لیا۔ اب جملہ مسلمانان ہند کو اپنے امیر ملت کی رہنمائی پر عمل کرنا واجب ہے۔ یہ امیر فقیر اپنی ہی طرف سے پیش نہیں کرتا ہے بلکہ نص قطعی سے ثابت کرتا ہے کہ جس نے اپنے امیر کی اطاعت کی اس نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی اور جس نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی اس نے اللہ تعالی کی فرمانبرداری کی۔ اور جس نے امیر سے نافرمانی کی اس نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نافرمانی کی اور جس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔
>
> پس اس بناء پر فقیر جمیع مسلمانان ہند سے اپیل کرتا ہے کہ جس طرح فقیر نے شملہ کانفرنس کے موقع پر اعلان کیا تھا کہ مسلم لیگ ہی مسلمانان ہند کی واحد سیاسی جماعت ہے، اب چونکہ جدید انتخابات ہونے والے ہیں اس موقع پر جیسا کہ قائداعظم محمد علی جناح صاحب نے مسلمانان ہند سے یہ اپیل کی ہے کہ ہر ایک مسلمان کو مسلم لیگ کے امیدوار کو ووٹ دینا چاہیئے۔ فقیر بھی بحیثیت امیر ملت، قائداعظم محمد علی جناح کی اس اپیل

کی پرزور تائید کرتا ہے اور جمیع مسلمانان ہند سے عموماً اور اپنے یاران طریقت سے خصوصاً جو لاکھوں کی تعداد میں ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں ہیں، مکرر پرزور اپیل کرتا ہے کہ اس موقع پر ہر طرح سے مسلم لیگ کی امداد کریں اور میرے متوسلین انشاء اللہ تعالی مسلم لیگ کی امداد کرتے رہیں گے۔[۳۶]

۱۱ دسمبر ۱۹۴۵ء کو روزنامہ "وحدت" دہلی میں حضرت امیر ملت قدس سرہ نے مسلم لیگ کے مخالفین کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کے بارے میں اپنے فتوے کا اعادہ فرمایا۔

۱۹۴۶ء ۔ ۱۹۴۵ء کے انتخابات مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ تھے ۔ انہی دنوں آپ کو سیالکوٹ شہر میں تشریف لا کر خطاب فرمانیکی دعوت دی گئی ۔ آپ شدید علالت کے باوجود تشریف لائے اگرچہ نقاہت کے باعث کسی جلسہ میں تقریر نہ کر سکتے تھے ۔ آپ نے پکا گڑھا (سیالکوٹ کی ایک آبادی) میں قیام فرمایا ۔ آپ کے مریدین اور ہزاروں شہری روزانہ حاضری دیتے تو چارپائی پر ہی حاضرین کو تلقین کرتے کہ مسلم لیگی امیدواروں کی بھرپور اعانت کی جائے ۔ آپ کی ہدایت نے سیالکوٹ کے مسلمانوں میں ایک نیا ولولہ پیدا کیا۔[۳۷]

۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء کو کچی مسجد چاندور ضلع امراؤتی (انڈیا) میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں ایک ریزولیشن کے ذریعے حضرت امیر ملت کے اعلان پر لبیک کہتے ہوئے مسلمانان ہند سے مسلم لیگ کو کامیاب وکامران بنانے کی پرزور اپیل کی گئی ۔[۳۸]

انتخابات کے دنوں میں ہی حکومت نے ایک قانون جاری کیا جس کی رو سے مذہب اور اللہ کے نام پر ووٹ مانگنا جرم قرار دے دیا گیا اور اس جرم کی سزا تین سال قید اور جرمانہ مقرر کی گئی ۔ اس پر لاہور کے ایک جیالے مسلم لیگی چوہدری عبدالکریم آف قلعہ گوجر سنگھ نے جمعیت علماء اسلام پنجاب کی کانفرنس ۹ ۔ ۱۰ ۔ ۱۱ جنوری ۱۹۴۶ء کو اسلامیہ کالج لاہور کی گراؤنڈ میں بلائی جس کی صدارت حضرت امیر ملتؒ نے فرمائی ۔ مولانا ابو الحسنات محمد احمد قادری لاہوری (ف ۱۹۶۱ء) اور مولانا جمال میاں فرنگی محلی کے علاوہ بہت سے دیگر علماء کرام اور عوام کی بھاری تعداد نے شرکت کی ۔ کانفرنس میں گورنر کے نافذ کردہ قانون کی خلاف ورزی کا فیصلہ کیا گیا ۔ چوہدری عبدالکریم

(قلعہ گوجر سنگھ میں عبدالکریم روڈ انہی کے نام سے موسوم ہے) نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کے نام پر مسلم لیگ کو ووٹ دیں۔ اگر آپ نے مسلم لیگ کو ووٹ نہ دیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ناراض ہوں گے اور اللہ کا غضب بھی نازل ہوگا"۔[۳۹]

حضرت امیر ملتؒ نے صدارتی خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ:۔

> حکومت اور کانگرس دونوں کان کھول کر سن لیں کہ اب مسلمان بیدار ہو چکے ہیں، انہوں نے اپنی منزل مقصود متعین کرلی ہے۔ اب دنیا کی کوئی طاقت ان کے مطالبہ پاکستان کو ٹال نہیں سکتی، بعض دین فروش نام نہاد لیڈر مسٹر جناح کو برملا گالیاں دیتے ہیں لیکن انہوں نے آج تک کسی کو برا نہیں کہا، یہ ان کے سچا رہنما ہونے کا بڑا ثبوت ہے۔ خاکساروں نے مجھے قتل کی دھمکیاں دی ہیں۔ میں انہیں بتادینا چاہتا ہوں کہ میں "سید" ہوں۔ "سید" موت سے کبھی نہیں ڈرتا۔ میں اپنے یاران طریقت اور حلقہ بگوشوں کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ صرف اور صرف مسلم لیگ کے امیدواروں کو ہی ووٹ دیں اور عامۃ المسلمین سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ بھی مسلم لیگ ہی کو کامیاب و کامران بنائیں۔

اس جلسہ میں شرکت کیلئے مولانا شبیر احمد عثمانی (ف ۱۹۴۹ء) بھی آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضرت امیر ملتؒ سے عرض کیا کہ "میں نے سنا ہے کہ اہل لاہور میرے درپے آزار ہیں، ایسا کیوں ہے؟ حضرت امیر ملتؒ نے فرمایا:۔

"مولوی صاحب! لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرتے ہیں"۔ مولانا عثمانی نے کہا:۔

"میں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والے کو کافر اور مرتد سمجھتا ہوں۔ یہی میرا عقیدہ ہے۔ میں کیسے گستاخی کا ارتکاب کر سکتا ہوں"۔ اس پر حضرت امیر ملت قدس سرہ، کھڑے ہوگئے اور آپ نے مولانا عثمانی کو گلے لگالیا اور فرمایا، "آپ میرے بھائی ہیں۔ پھر جلسے سے مخاطب ہو کر ارشاد کیا کہ:۔" علامہ شبیر احمد صاحب میرے بھائی ہیں۔ خبردار! ان سے کوئی گستاخی نہ ہو۔ میرے سامنے انہوں نے اپنے عقیدے کی وضاحت کردی ہے"۔ مولانا عثمانی، حضرت امیر ملت، کے اخلاق کریمانہ سے بہت خوش ہوئے۔[۴۰]

تحریک پاکستان کے نامور طالبعلم رہنما حکیم آفتاب احمد قرشی (ف ۱۹۸۱ء) نے بھی کاروان شوق میں حضرت امیر ملت کی اس تقریر کی روداد لکھی ہے۔[۴۱] مگر "تاریخ سیالکوٹ" کے مصنف جناب رشید نیاز (ف ۱۹۹۰ء) نے اس کانفرنس کے جو چشم دید احوال اور ذاتی تاثرات بیان کئے ہیں، وہ ایمان افروز ہونے کے ساتھ ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتے ہیں۔[۴۲]

اس کانفرنس کے بعد حضرت امیر ملتؒ نے بحیثیت آل انڈیا سنی کانفرنس، مسلم لیگ کی حمایت میں اپنا ایک دستخطی بیان ہفت روزہ الفقیہہ امرتسر میں شائع کروایا کہ: "مسلم لیگ بڑی جماعت اہل اسلام ہے اور اس سے الگ رہنے والے اسلام دشمن ہے۔"[۴۳]

مارچ ۱۹۴۶ء کے اوائل میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے چھپن علماء و مشائخ کا ایک متفقہ بیان شائع ہوا جس میں کہا گیا کہ

> آل انڈیا سنی کانفرنس، مسلم لیگ کے اس طریقہ عمل کی تائید کر سکتی ہے جو شریعت مطہرہ کے خلاف نہ ہو جیسے کہ الیکشن کے معاملہ میں کانگرس کو ناکام کرنے کی کوشش۔ اس میں مسلم لیگ جس سنی مسلمان کو بھی اٹھائے سنی کانفرنس کے اراکین و ممبران اسکی تائید کر سکتے ہیں۔ ووٹ دے سکتے ہیں، دوسروں کو اس کے ووٹ دینے کی ترغیب دے سکتے ہیں۔
> مسئلہ پاکستان یعنی ہندوستان کے کسی حصہ میں آئین شریعت کے مطابق فقہی اصول پر حکومت قائم کرنا سنی کانفرنس کے نزدیک محمود و مستحسن ہے۔

اس پر مندرجہ ذیل حضرات کے دستخط تھے۔ مفتی اعظم ہند شاہ مصطفیٰ رضا خان بریلوی، حضرت سید محمد محدث کچھوچھوی، صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی، صدر الشریعۃ مولانا محمد امجد علی اعظمی مصنف "بہار شریعت"، مولانا عبدالحامد بدایونی، محدث پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد لائل پوری، علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری، مولانا شاہ عارف اللہ میرٹھی، شیخ الحدیث مولانا وقار احمد پیلی بھیتی، مولانا محمد اجمل سنبھلی، مولانا مفتی تقدس علی خان بریلوی، مولانا غلام معین الدین نعیمی وغیرہ۔ حضرت امیر ملتؒ کی نمائندگی مولانا عبدالرشید صدر مدرس مدرسہ نقشبندیہ علی پور سیداں شریف نے کی۔[۴۴]

۲۱ اپریل ۱۹۴۶ء کو پشاور میں " پاکستان کانفرنس " امیر ملت کی زیر صدارت منعقد ہوئی ۔ حضرت امیر ملت نے یہاں بھی تحریک پاکستان اور مسلم لیگ کی حمایت میں ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔[۴۵]

اسی دوران آپ سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خاں کے گاؤں شاہی باغ میں تشریف لے گئے اور کلمہ حق بلند فرمایا۔اسکی تفصیل پشاور کے مشہور روحانی وسیاسی رہنما سید محمد امیر شاہ قادری کی زبانی سنئیے:۔

> پیر صاحب (امیر ملت) مسلم لیگ کے زبردست حامی تھے ۔ پشاور اور سرحد میں غفار خاں کا بڑا زور تھا مگر پیر صاحب نے فتویٰ دے دیا کہ کسی کانگریسی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے نہیں دیں گے کیونکہ یہ جائز نہیں ہے ۔ یہ فتویٰ انہوں نے شاہی باغ میں دیا جہاں عبدالغفار خاں کا گھر ہے اور خدائی خدمت گار تحریک کا مرکز ۔ پیر صاحب ضعیف العمر کندھوں پر اٹھا کر لائے جاتے مگر مجال ہے اس اللہ کے بندے کو کسی کا کوئی ڈر یا خوف ہو ۔ وہ لیٹے ہوئے بھی جب بولتے تو زمین کانپتی تھی ۔ انہوں نے عبدالغفار خاں کی کوئی پرواہ نہ کی اور بڑے دھڑلے سے فتویٰ دے دیا مگر کوئی بھی پیر صاحب کا بال بیکا نہ کر سکا۔[۴۶]

۲۷ اپریل ۱۹۴۶ء کو آل انڈیا سنی کانفرنس کا بنارس (انڈیا) میں فقید المثال اجلاس شروع ہوا تو کانگرسی علماء نے اپنے ایجنٹ بھیج کر اجلاس کو درہم برہم کرنیکی سازش کی ۔ایک قرارداد مرتب کی جس میں قائداعظمؒ کو کافر، ملعون اور مرتد قرار دیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ حضرت امیر ملت نے قائداعظمؒ کے بارے میں جو تعریفی کلمات فرمائے ہیں ، وہ واپس لیں ورنہ صدارت سے مستعفیٰ ہو جائیں ۔

جب آپ اپنے معتمد خاص صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادیؒ مرکزی ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس کے ساتھ سٹیج پر تشریف لا رہے تھے تو کسی نے راستہ میں اس سازش کی خبر دیدی ۔آپ جلسہ گاہ پہنچے تو آپ کو کرسی پر بٹھا کر اسٹیج پر لایا گیا ۔آپکی صدارت کے اعلان کے بعد جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا ۔ تلاوت کلام مجید کے بعد آپ یک لخت پورے جوش کے ساتھ جلسہ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا:۔

"جناح کو کوئی کافر کہتا ہے، کوئی مرتد بناتا ہے، کوئی ملعون ٹھہراتا ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ وہ ولی اللہ ہے! آپ لوگ اپنی رائے سے کہتے ہیں لیکن میں قرآن وحدیث کی رو سے کہتا ہوں۔ سنو اور غور سے سنو! اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ارشاد فرماتا ہے:۔

"جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پیدا کردیتا ہے"۔ (سورہ مریم ۹۶ پارہ ۱۶)

تم بتلاؤ، ہے کوئی مائی کا لال مسلمان جس کے ساتھ ہندوستان کے دس کروڑ مسلمان قائد اعظمؒ ایسی والہانہ محبت رکھتے ہوں؟ یہ تو قرآن کا فیصلہ ہے۔ اب رہی میری عقیدت، تم اس کو کافر کہو، میں اس کو ولی اللہ کہتا ہوں۔"[۴۷]

آپ کے ان دلائل کے سامنے کسی کو بولنے کی جرأت نہ ہوسکی آپ کے مدلل خطاب کے بعد صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی اور فخر اہلسنت مولانا محمد عبدالحامد بدایونی نے آپ کی بھرپور تائید کی اور تحریک پاکستان کی حمایت میں زوردار تقریریں کیں۔ مولانا عبدالحامد بدایونیؒ کی تقریر تو تین گھنٹے تک جاری رہی۔ بڑے ہنگامے کے بعد آخرکار کانگریسی ایجنٹوں کو منہ کی کھانا پڑی اور تمام حاضرین نے مسلم لیگ اور مطالبہ پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا۔[۴۸] اس موقع پر اجلاس نے تجویز کیا کہ اسلامی حکومت کیلئے مکمل لائحہ عمل مرتب کرنے کے لئے مندرجہ ذیل حضرات کی ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے۔[۴۹]

۱۔ صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادیؒ

۲۔ صدر الشریعت حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمیؒ

۳۔ مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھیؒ (ف ۱۹۵۴ء)

۴۔ مجاہد اسلام حضرت پیر عبدالرحمن بھرچونڈی شریف سندھ، (ف ۱۹۶۰ء)

۵۔ حضرت پیر محمد امین الحسنات مانکی شریف، سرحد

۶۔ حضرت مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادریؒ لاہور

۷۔ محدث اعظم ہند حضرت سید محمد محدث کچھوچھوی

۸۔ فخر اہلسنت مولانا محمد عبد الحامد بدایونی

۹۔ حضرت پیر سید دیوان آل رسول علی خانؒ (ف ۱۹۷۴ء) سجادہ نشین اجمیر شریف

۱۰۔ حضرت الحاج بخشی مصطفیٰ علی خاں سیوری ثم مدنیؒ (ف ۱۹۷۴ء) خلیفہ امیر ملتؒ

۱۱۔ حضرت مولانا سید ابو البرکات سید احمد (ف ۱۹۸۷ء) ناظم حزب الاحناف لاہور

۱۲۔ مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خاں بریلویؒ

۱۳۔ شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین (ف ۱۹۸۱ء) سجادہ نشین سیال شریف سرگودھا

۱۱ تا ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۶ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار جامع مسجد میاں جان محمد مرحوم امرتسر حضرت امام ابو حنیفہ الملقب بہ امام اعظم رحمہ اللہ علیہ کا ۱۷۳واں سالانہ عرس مبارک منعقد ہوا۔ تمام اجلاس کی صدارت حضرت امیر ملت نے فرمائی۔ اس شاندار اور تاریخی کانفرنس میں صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادیؒ، شیخ القرآن مولانا محمد عبد الغفور ہزاروی ثم وزیر آبادی، مولانا قطب الدین جھنگویؒ، خطیب پاکستان سید محمود شاہ گجراتی اور سید ولائت حسین شاہؒ (سرحد) نے مسلم لیگ اور پاکستان کی حمایت میں شاندار تقاریر کیں۔

آخری اجلاس میں حضرت امیر ملت نے صدارتی خطاب میں ارشاد کیا:۔

> اس وقت مسلمانوں کو ایک جھنڈے تلے منظم ہو جانا چاہئیے، وہ جھنڈا صرف مسلم لیگ کا ہے جو مسلمانوں کی جماعت ہے اور اس نازک دور میں مسلمانان ہندوستان کی خاطر خواہ خدمت کر رہی ہے۔ قائد اعظم ہمارے سیاسی وکیل ہیں۔ ہم ان کے حکم پر پاکستان جیسی مقدس سرزمین حاصل کرنے کیلئے بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ پاکستان کے مخالفین کان کھول کر سن لیں کہ پاکستان بن کر رہیگا، بارگاہ رب العزت سے اس کی منظوری ہو چکی ہے، پاکستان ہم سب کا ہے، اکیلے مسٹر جناح کا نہیں ہے، وہ ہمارا کام کر رہے ہیں، ہمارے وکیل ہیں۔ ۵۰

آپ نے بڑھاپے، علالت اور نقاہت کے باوجود ڈیڑھ گھنٹہ مسلسل خطاب فرمایا۔ آپ کے ارشادات کا حاضرین پر بڑا گہرا اثر ہوا۔ اور لوگوں نے اس جلسہ سے واپس جا کر اپنے شب و روز تحریک پاکستان کیلئے وقف کر دیئے۔

۱۹۴۶ء۔ ۱۹۴۵ء کے انتخابات میں آپ نے پیرانہ سالی کے باوجود ملک گیر دورے

کئے اور مسلم لیگی امیدواروں کی اعانت فرمائی ۔آپ کے صاحبزادگان پیر سید محمد حسینؒ صاحب، پیر سید خادم حسین شاہ صاحب، پیر سید نور حسین شاہ صاحبؒ (ف ۱۹۷۸ء) اور آپ کے پوتے پیر سید اختر حسین شاہ صاحب (ف ۱۹۸۰ء) نے بھی مسلم لیگی امیدواروں کی کامیابی کیلئے شب و روز کام کیا۔

حضرت نے قائداعظمؒ کو مبارکباد کا تار دیا، جواباً انہوں نے بھی آپ کو تار دیا اور لکھا کہ:۔

"یہ سب آپ کی ہمت اور دعا کا نتیجہ ہے، اب یقیناً پاکستان بن جائے گا"۔[۵۱]

۱۷ جولائی ۱۹۴۶ء کو آپ نے انتخابات میں شاندار کامیابی حاصل ہونے پر قائداعظمؒ کو مبارکبادی کا خط لکھا:۔

علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ

۱۷ جولائی ۱۹۴۶ء

قائداعظم صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔گذشتہ ہفتے میں ایک پیغام عزم حج کی مبارکبادی پر بھیج چکا ہوں ۔اب دوسری مرتبہ آپ کو مسلم لیگ کی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں، کیونکہ مسلم لیگ کی کامیابی کا سہرا ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں میں سے خداوند کریم نے آپ ہی کو نصیب فرمایا اور باوجود پانچ گروہوں کی شدید مخالفت کے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے محض آپ کو کامیابی بخشی حالانکہ مخالفین کو ہر مرتبہ آپ کی مخالفت میں لاکھوں نہیں کروڑوں روپیہ صرف کرکے بھی روسیاہی اور ذلت نصیب ہوئی ۔انہوں نے کوشش کی کہ مسلمانوں کو آپ سے برگشتہ کرکے بقول کشمیریاں گاندھی کا .... بنایا جائے مگر سوائے تین شخصوں کے اور کسی کو بھی وہ گاندھی کا .... نہ بنا سکے۔

آفریں باد بریں ہمت مردانہ تو
ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

الراقم

سید جماعت علی شاہ عفی اللہ عنہ

قائداعظمؒ نے ۱۳ اگست ۱۹۴۶ء کو حضرت امیر ملتؒ سید جماعت علی شاہؒ کی خدمت میں ایک خط کے ذریعے شکریہ ادا کیا اور دعاؤں کے خواستگار ہوئے۔[۵۲]

۴ جولائی ۱۹۴۷ء کو صوبہ سرحد میں ریفرنڈم ہونا قرار پایا تو سرحدی گاندھی عبدالغفار خاں (ف ۱۹۸۸ء) کی کوششوں کو ناکام بنانے کیلئے متحدہ ہندوستان سے مسلم لیگی رہنما اور کارکن اس مہم میں شامل ہونے کیلئے سرحد میں پہنچ گئے۔ حضرت امیر ملتؒ پیرانہ سالی اور علالت کی وجہ سے خود تشریف نہ لیجاسکے مگر اپنے صاحبزادوں، مریدوں اور ارادتمندوں کو اس جہاد میں حصہ لینے کیلئے بھیجا۔ سیالکوٹ سے آپ کے مرید خاص علامہ محمد یعقوب خاں کی زیر قیادت ایک وفد آپ کے حکم پر تشکیل دیا گیا۔ وفد کے نائب امیر مولانا غلام فرید قریشی آف چٹی شیخاں (ف ۱۹۷۶ء) تھے۔ اس وفد نے حویلیاں، مانسہرہ، اور نواحی علاقہ میں پاکستان کی حمایت حاصل کرنے کیلئے بھرپور تگ ودو کی۔[۵۳]

جب پاکستان کی منزل قریب آ گئی، برصغیر کے مسلمانوں کی قربانیاں رنگ لے آئیں اور آزادی کی صبح طلوع ہونے کا اعلان ہو گیا تو حضرت امیر ملتؒ نے قائداعظم کو مبارکبادی کا خط لکھا، جس کے جواب میں قائداعظمؒ نے ۱۶ اگست ۱۹۴۷ء کو جو خط لکھا تھا، وہ درج ذیل ہے:۔[۵۴]

۱۰۔ اورنگزیب روڈ

نیو دہلی

۱۶ اگست ۱۹۴۷ء

ڈیر پیر صاحب

آپ کی نیک تمناؤں اور مبارکبادوں کا بہت بہت شکریہ۔ مجھے یقین ہے کہ مسلمان خوش ہیں کہ آخرکار ہم نے دو سو سال کی غلامی کے بعد، خود اپنی پاکستان کی آزاد اور خود مختار مملکت بنالی۔

آپ نے ازراہ لطف مجھے شفتالوؤں کا جو پارسل ارسال کیا ہے، میں اس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

بہترین تمناؤں کے ساتھ

ایم اے جناح

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو جب آزادی کی صبح طلوع ہوئی تو حضرت امیر ملتؒ نے قائد اعظمؒ اور دوسرے زعماء کو مبارکباد کے تار ارسال کئے۔ قائد اعظمؒ کو مبارکباد کے تار میں تحریر فرمایا: "ملک گیری آسان ہے، ملک داری بہت مشکل ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو ملک داری کی توفیق عطا فرمائے۔"

۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو حضرت قائد اعظمؒ کی رحلت ہوئی تو حضرت امیر ملتؒ کو بہت صدمہ ہوا۔ آپ نے حضرت قائد اعظمؒ کیلئے دعائے مغفرت فرمائی اور یاران طریقت کو بھی دعائے مغفرت کیلئے ارشاد کیا۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۴۸ء کو اپنے خلیفہ مجاز الحاج قاری چوہدری محمد شہاب الدین صاحب (ف ۱۹۶۳ء بیگم بازار، حیدر آباد دکن (انڈیا) کے نام اپنے والا نامہ میں حضرت قائد اعظمؒ کی رحلت کا ذکر فرماتے ہوئے یوں بھرپور خراج تحسین پیش کیا۔ "ابھی ابھی جناح صاحب کی وفات حسرت آیات کی خبر سن کر جس قدر صدمہ ہوا وہ احاطہ تحریر سے خارج ہے۔ خیر مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ اس وقت سارے پاکستان اور ہندوستان میں مرحوم کا جانشین کوئی نظر نہیں آتا"۔ ۵۵

قیام پاکستان کے بعد حضرت امیر ملت قدس سرہ نے اسلامی نظام کے عملی نفاذ کیلئے بھرپور جدوجہد کی۔ آپ نے اپنے پرانے رفیق کار صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کو اسلامی دستور کا خاکہ مرتب کرنے کی دعوت دی تاکہ پاکستان کی قومی اسمبلی میں پیش کر کے منظور کروا لیا جائے چنانچہ صدر الافاضل دہلی سے پاکستان تشریف لائے اور آپ کی ہدایات کے مطابق لاہور اور کراچی میں علماء کرام سے مختلف امور پر تبادل خیال کیا۔ خاص طور پر کراچی میں اسلامی دستور کے بارے میں علماء، سیاسی اکابرین اور زعماء سے گفت و شنید رہی اور مرکزی وزیروں سے علماء کے ساتھ ملاقاتوں کے سلسلے میں بھی تبادلہ خیال ہوا۔

صدر الافاضل اپنی علالت کی وجہ سے پاکستان میں اپنے قیام کے دوران وہ خاکہ مرتب نہ کرسکے۔ علالت نے جب طول کھینچا تو آپ واپس ہندوستان چلے گئے۔ حضرت امیر ملتؒ اور پاکستان سے ان کی محبت کا یہ عالم کہ علالت کے باوجود مراد آباد میں مختلف اسلامی ممالک کے دساتیر اور قوانین کو جمع کیا اور ان کا مطالعہ شروع کر دیا۔ پاکستان کے اسلامی دستور کیلئے ابھی وہ گیارہ دفعات ہی مرتب کر پائے تھے کہ مرض شدت اختیار کر گیا اور بالآخر ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو اپنے خالق حقیقی سے

جا ملے۔

صدر الافاضلؒ نے حضرت امیر ملت قدس سرہ کے ارشاد پر پاکستان کے بارے میں جو گیارہ دفعات مرتب کی تھیں وہ حسب ذیل ہیں۔[۵۶]

۱۔ اس حکومت کا فرمانروا ایک سنی امیر ہو گا۔

۲۔ اس امیر کو مسلمانان اہلسنت کی اکثریت منتخب کریگی۔

۳۔ وہ امیر دیندار اور مدبر اہل اسلام کی ایک جماعت کو شوریٰ کیلئے منتخب کریگا۔

۴۔ جماعت شوریٰ کی تجاویز امیر کی منظوری کے بعد مکمل سمجھی جائیں گی۔

۵۔ جماعت شوریٰ امیر کے ماتحت ہوگی۔

۶۔ امیر جماعت شوریٰ کے مشورے سے ایک وزیر اعظم کا انتخاب کریگا۔

۷۔ یہ وزیر جملہ امور داخلہ و خارجہ کے نظم و نگرانی کا کفیل ہو گا۔

۸۔ وزیر اعظم، محکمہ جات سلطنت کیلئے جدا جدا وزیر نامزد کر کے امیر سے منظوری حاصل کرے گا۔

۹۔ امیر کی منظوری کے بعد یہ وزراء اپنے اپنے محکمے کا کام ہاتھ میں لیں گے اور حسب ضرورت عہدیدار اور محکمے مقرر کریں گے۔

۱۰۔ محصولات شرع کے مطابق فقہ کی رہنمائی سے مقرر کئے جائیں گے۔

۱۱۔ غیر مسلم رعایا کو معاہد بنایا جائیگا اور حکومت انہیں امن پہنچائے گی اور ان کے جان و مال کی حفاظت حکومت کے ذمہ ہوگی۔

قائداعظم کی رحلت کے بعد ان کے جانشینوں نے مسلم لیگ کے وعدہ کے مطابق اسلامی نظام کے نفاذ سے روگردانی کی تو حضرت امیر ملتؒ میدان میں آگئے، آپ نے پیر صاحب مانکی شریف اور مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازی جیسے شیدایان اسلام کو ساتھ لیکر "تحریک نفاذ شریعت" چلائی۔ حضرت اقدس اپنے ایک خلیفہ خاص حضرت قاری چوہدری محمد شہاب الدین آف حیدرآباد دکن (انڈیا) کو ۸ مئی ۱۹۴۸ء کے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:۔

پاکستان تو بن گیا مگر ارکان سلطنت اسلامی قانون جاری نہیں کرتے بلکہ اسلام کے مخالف قانون کو ترقی دے رہے ہیں۔ چنانچہ شراب خانہ اور بازاری عورتوں کا بازار گرم ہے۔ بے پردگی، رشوت، سود خوری پہلے کی نسبت کئی گنا ترقی کر گئی ہے۔ ہم تو پردہ کی حمایت میں ہی کہہ رہے تھے مگر انہوں نے بے پردگی سے بھی آگے بڑھ کر عورتوں کی فوج بنالی ہے جو حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آج تک کبھی نہیں دیکھی سنی گئی۔

اب میں، پیر صاحب مانکی شریف اور مولوی عبدالستار خاں نیازی تینوں شہر بہ شہر جلسے کر کے عام لوگوں کو خبردار کر رہے ہیں اور ان سے قسمیں اور عہد لے رہے ہیں کہ اسلامی قانون کا اجرا چاہیں نہ کہ موجودہ شیطانی قانون کا۔ چنانچہ سب لوگ باتفاق رائے اقرار کرتے ہیں کہ ہم سب اسلامی قانون چاہتے ہیں۔ فقیر نے کہہ دیا ہے کہ جہاں سب سے پہلا موافق و مددگار یہ فقیر تھا وہاں بصورت دیگر پہلا مخالف بھی یہی ہو گا[57]

حضرت امیر ملت قدس سرہ کا یہ جہاد تادم واپسیں جاری رہا اور بالآخر وہ اس درد کی کسک لیے ہوئے ۳۰ اگست ۱۹۵۱ء کو ۱۱۰ برس کی عمر میں رحلت فرما کر جنت الفردوس میں جا بسے۔ ۱۴ اگست ۱۹۸۷ء کو حکومت پنجاب نے حضرت امیر ملتؒ کی تحریک پاکستان میں عدیم النظیر خدمات جلیلہ کا اعتراف کرتے ہوئے "تحریک پاکستان ایوارڈ" کا اعزاز دیا، جو آپ کے پڑپوتے پیر سید خورشید حسین شاہ صاحب نے وصول کیا۔[58]

حضرت امیر ملتؒ کی رحلت کے بعد آپ کے سیاسی جانشین مجاہد ملت حضرت مولانا محمد عبدالستار خاں نیازی نے تن من دھن کی بازی لگا کر مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ اور نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کیلئے کوشش کی۔ اس سلسلہ میں انہیں قید و بند تو کجا دار و رسن تک بھی پہنچنا پڑا مگر وہ ابھی تک اپنے مشن کی کامیابی کیلئے دیوانہ وار سرگرم عمل ہیں۔

ہمت بلند دار پیش خدا و خلق او
باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو

حوالہ جات

۱۔ سید حسن ریاض، پاکستان ناگزیر تھا، کراچی ۱۹۸۲ء، ص ۵۳۔

۲۔ اوج مجلہ، گورنمنٹ کالج شاہدرہ لاہور، قرارداد پاکستان گولڈن جوبلی نمبر، ۱۹۹۱ء۔ ۱۹۹۰ء، ص ۴۱۵۔

۳۔ ماہنامہ انوار الصوفیہ، سیالکوٹ، بابت مئی ۱۹۳۸ء، ص ۲۶

۴۔ ایضاً، ص ۲۴ نیز فیروز سنز، اردو انسائیکلوپیڈیا، لاہور، ۱۹۸۴ء، ص ۳۷۵

۵۔ ہفت روزہ الفقیہہ، امرتسر، بابت ۲۸ مئی ۱۹۳۸ء، ص ۱۴

۶ - عزیز جاوید، قائد اور سرحد، لاہور ۱۹۷۸ء، ص ۸۷
۷ - ہفت روزہ الفقیہہ، امرتسر بابت ۲۸ مئی ۱۹۳۸ء، ص ۱۴۔
۸ - پروفیسر محمد عثمان، ڈاکٹر برہان احمد فاروقی، روزنامہ نوائے وقت لاہور، مشمولہ محمد صادق قصوری، فدایان امیر ملت، برج کلاں (قصور)، ۱۹۸۱ء، ص ۲۴، ۲۵ نیز محمد احمد خان، اقبال کا سیاسی کارنامہ " لاہور ۱۹۷۷ء، ص ۳۰
۹ - ہفت روزہ الفقیہہ امرتسر بابت ۷ فروری ۱۹۴۰ء، ص ۸ - ماہنامہ انوار الصوفیہ سیالکوٹ، بابت فروری ۱۹۴۰ء، ص ۲۲ تا ۲۳ - " سید حیدر حسین علی پوری "، تذکرہ شہہ جماعت " - لاہور ۱۹۷۳ء، ص ۹۷ تا ۹۸ - جامع اردو انسائیکلوپیڈیا، لاہور ۱۹۸۷ء، ص ۴/۷۴ء
۱۰ - ماہنامہ انوار الصوفیہ سیالکوٹ بابت اپریل ۱۹۴۰ء، ص ۶۔
۱۱ - ماہنامہ انوار الصوفیہ سیالکوٹ بابت، اپریل ۱۹۴۰ء، ص ۶ سید حیدر حسین علی پوری، تذکرہ شہ جماعت ص ۹۹ - " محمد جلال الدین قادری " " خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس "، لاہور ۱۹۸۷ء، ص ۳۰۔
۱۲ - ایک بیرسٹر، قائداعظم پر قاتلانہ حملہ، لاہور، ۱۹۸۵ء، ص ۴۴ سید اختر حسین علی پوری سیرت امیر ملت ۱۹۷۵ء، ص ۷۹۴ - روزنامہ رہبر حیدر آباد دکن یکم اگست ۱۹۴۷ء محمد حنیف شاہد " اسلام اور قائداعظم " لاہور ۱۹۷۶ء، ص ۱۴۷ تا ۱۴۸، ایک بیرسٹر - قائداعظم پر قاتلانہ حملہ، ص ۲۰
۱۳ - خواجہ رضی حیدر، قائداعظم خطوط کے آئینے میں، کراچی، ۱۹۸۵ء، ص ۱۵۱، ۱۵۲
۱۴ - برگ گل، مجلہ اردو کالج کراچی، قائداعظم نمبر، ۱۹۷۶ء، ص ۱۹۳۔
۱۵ - سیرت امیر ملت، ص ۲۸۰، ۲۸۱۔
۱۶ - قائداعظم خطوط کے آئینے میں، ص ۱۵۲، ۱۵۳۔
۱۷ - عطاء اللہ ساگر وارثی مشائخ ہوشیار پور، لاہور ۱۹۹۱ء ص ۸۰۔
۱۸ - ہفت روزہ الفقیہہ، امرتسر، بابت ۷ / ۱۴ جولائی، ص ۱۱ک ۲
۱۹ - مجلہ برگ گل، قائداعظم نمبر، ص ۱۹۴
۲۰ - " خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، ص ۴۲، ۴۴ - " امام صحافت، ناسخ سیفی، خلیق الرحمن سیفی فیصل آباد، ۱۹۸۸ء، ص ۷۵، بحوالہ ہفت روزہ سعادت، لائیلپور، بابت یکم، ۸، جولائی ۱۹۴۵ء۔
۲۱ - ماہنامہ انوار الصوفیہ قصور، اگست ۱۹۷۱ء، ص ۱۴ - " برگ گل، قائداعظم نمبر، ص ۱۹۴۔
۲۲ - ماہنامہ انوار الصوفیہ، قصور اگست ۱۹۶۱ء، ص ۳۵ - مکتوب گرامی صاحبزادہ اختر علی صدیقی بنام پروفیسر

محمد منظور الحق صدیقی، کراچی، محررہ ۲۶ فروری ۱۹۷۹ء۔
۲۳۔ ہفت روزہ الفقیہہ، امرتسر بابت ۷ / ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء، ص ۳ تا ۵۔
۲۴۔ مولانا محمد حشمت علی خاں لکھنوی "ستر باادب سوالات دینیہ ایمانیہ" پیلی بھیت (انڈیا) ۱۹۴۲ء، ص ۲۷، ۲۸۔
۲۵۔ ایضاً، ص ۲۸۔
۲۶۔ ہفت روزہ الفقیہہ، امرتسر ۱۴ / ۷ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ۱۱
۲۷۔ سیرت امیر ملت، ص ۴۸۲ تا ۴۸۳
۲۸۔ سید وقار علی شاہ، پیر صاحب مانکی شریف اور انکی سیاسی جدوجہد، اسلام آباد، ۱۹۹۰ء، ص ۱۹۔ محمد یوسف نقشبندی، جواہر نقشبندیہ مظاہر چوراہیہ، فیصل آباد، ۱۹۷۹ء، ص ۳۲۳ تا ۳۲۴۔
۲۹۔ ہفت روزہ الفقیہہ امرتسر، ۱۴ / ۷ نومبر ۱۹۴۵ء ص ۱۱
۳۰۔ حکیم محمد حسین بدر، سات ستارے لاہور ۱۹۷۷ء ص ۹۹
۳۱۔ مولانا حشمت علی خاں لکھنوی اجمل انوار الرضا پیلی بھیت (انڈیا)، دسمبر، ۱۹۴۵ء، ص ۷، ۸
۳۲۔ ہفت روزہ الفقیہہ، امرتسر، ۷ / ۱۴، دسمبر، ۱۹۴۵ء، ص ۸۔
۳۳۔ سیرت امیر ملت، ص ۴۸۳۔ عزیز جاوید قائداعظم اور سرحد، پشاور، ۱۹۷۸، ص ۱۴۶ء
۳۴۔ مشائخ ہوشیار پور، ص ۱۰۱، بحوالہ ہفت روزہ خاتون، لاہور، ۱۰ دسمبر، ۱۹۴۵ء۔
۳۵۔ ہفت روزہ الفقیہہ، امرتسر / ۱۴، اکتوبر، ۱۹۴۵ء ص ۱۱۔ ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور، بابت ۱۵ اکتوبر، ۱۹۴۵ء، ص ۱۳۔ اجمل انوار الرضا، ص ۷، ۸۔ ستر باادب سوالات، ص ۱۹۔
۳۶۔ خواجہ محمد طفیل تحریک پاکستان میں سیالکوٹ کا کردار، سیالکوٹ، ۱۹۸۷ء، ص ۱۴۵ تا ۱۴۶۔
۳۷۔ ہفت روزہ الفقیہہ، امرتسر، بابت ۱۴ / ۷، فروری، ۱۹۴۶ء ص ۱۱
۳۸۔ ہفت روزہ استقلال، لاہور، بابت ۹ تا ۱۵ نومبر، ۱۹۸۲ء، ص ۲۰۔
۳۹۔ سید رئیس احمد جعفری قائداعظم اور ان کا عہد، لاہور، ۱۹۶۶ء، ص ۴۰۵ تا ۴۰۶ پندرہ روزہ مسلم لیگ نیوز، لاہور، یکم تا ۱۵ اگست، ۱۹۹۲ء، ص ۷، ۱۶ تا ۳۱ اگست ۱۹۹۲ء ص ۲۳ بحوالہ روزنامہ انقلاب، لاہور، بابت ۱۱ جنوری، ۱۹۴۶ء۔ پندرہ روزہ مسلم لیگ نیوز، لاہور، ۱۶ ستمبر تا ۱۵ اکتوبر، ۱۹۹۲ء، ص ۳۳۔ محمد علی چراغ، اکابرین تحریک پاکستان، ۱۹۹۰ء ص ۲۴۹
۴۰۔ سیرت امیر ملت، ص ۱۴۵

۴۱ ۔ حکیم آفتاب احمد قرشی، کاروان شوق، لاہور، ۱۹۸۴ء، ص ۲۳۴۔
۴۲ ۔ قلمی یادداشت جناب رشید نیاز مصنف تاریخ سیالکوٹ، محررہ ۲ مئی، ۱۹۵۹ء، مملوکہ محمد صادق قصوری
۴۳ ۔ ستر با ادب سوالات دینیہ ایمانیہ، ص ۱۱۲، بحوالہ ہفت روزہ الفقیہہ، امرتسر، بابت ۲۱ / ۲۸ جنوری ۱۹۴۶ء، ص ۸ تا ۹
۴۴ ۔ مجلہ اوج گورنمنٹ کالج شاہدرہ لاہور، قرارداد پاکستان گولڈن جوبلی نمبر ۱۹۹۱ء۔ ۱۹۹۰ء، ص ۲۵۵، بحوالہ ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور، بابت ۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء)
۴۵ ۔ ہفت روزہ الفقیہہ، امرتسر بابت ۲۱ / ۲۸ اپریل ۱۹۴۶ء، ص ۱
۴۶ ۔ انٹرویو سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی، یکہ توت پشاور، پندرہ روزہ ندائے اہلسنت لاہور بابت یکم تا ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۲ء، ص ۱۱
۴۷ ۔ مولوی محمد سلیمان صدیقی "قائداعظم کا روحانی مقام"، ماہنامہ انوار الصوفیہ، قصور، بابت ماہ، اکتوبر ۱۹۷۱ء، ص ۱۴ تا ۱۵۔
۴۸ ۔ سیرت امیر ملت، ص ۴۷۵۔ ماہنامہ انوار الصوفیہ، قصور، اکتوبر، ۱۹۷۱ء، ص ۱۵۔ امیر ملت اور آل انڈیا سنی کانفرنس، لاہور، ۱۹۹۱ء، ص ۱۷۔
۴۹ ۔ خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، ص ۱۰۹ء تا ۱۱۰۔ مولانا غلام معین الدین نعیمی، حیات صدر الافاضل، لاہور، طبع دوم، ص ۱۸۹ تا ۱۹۰۔
۵۰ ۔ ہفت روزہ الفقیہہ، امرتسر، بابت ۲۱ / ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۶ء، ص ۱۱۔ سیرت امیر ملت، ص ۴۷۹
۵۱ ۔ سیرت امیر ملت، ص ۴۸۸
۵۲ ۔ سیرت امیر ملت، ص ۴۸۸، قائداعظم خطوط کے آئینے میں، ص ۱۶۴۔ نوٹ: ۔ تفصیلی خط و کتابت کیلئے مصنف کی دوسری کتاب مکاتیب امیر ملت ملاحظہ فرمائیں
۵۳ ۔ تحریک پاکستان میں سیالکوٹ کا کردار، ص ۲۰۵
۵۴ ۔ سیرت امیر ملت، ص ۴۸۹ تا ۴۹۰۔ قائداعظم خطوط کے آئینے میں، ص ۱۶۶
۵۵ ۔ ذوالفقار علی بیگ، جماعتی فیضان امیر ملت، حیدر آباد دکن، ۱۹۵۹ء، ص ۸۸، ۸۹۔
۵۶ ۔ اشتیاق طالب، صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی، رضا اکیڈمی لاہور، ص ۲۵ تا ۲۷۔ (پاکستان کی تعریف: آل انڈیا سنی کانفرنس کی تصریحات کے مطابق پاکستان سے وہ آزاد اسلامی حکومت مراد ہے جو ہندوستان کے اندر شریعت مطہرہ کے مطابق فقہی اصول کے مطابق قائم کی جائے)۔

۵۷۔ فیضانِ امیرِ ملت، ص ۸۴، ۸۵۔
۵۸۔ روزنامہ نوائے وقت، لاہور، بابت ۱۶ اگست ۱۹۸۷ء۔